

از عدالتِ عظمیٰ

شری محمد علی خان ودیگران

بنام

دی کمشنر آف ویلتھ ٹیکس، نئی دہلی

تاریخ فیصلہ: 4 مارچ 1997

[ایس۔ سی۔ اگرا ل اور جی۔ بی۔ پٹنا نیک، جسٹس صاحبان۔]

ویلتھ ٹیکس ایکٹ، 1957- دفعہ 5(1)(iii) - کل اثاثے منہا واجبات - محل کو مرکزی حکومت نے ضم شدہ ریاستوں (ٹیکس رعایت) آرڈر، 1949 کے تحت حکمران کی سرکاری رہائش گاہ قرار دیا۔ محل کا کچھ حصہ کرایہ پر دیا گیا۔ پورے محل کے سلسلے میں چھوٹ کا دعویٰ - قرار پایا کہ، مشخص الیہ صرف اس حصے کے سلسلے میں چھوٹ کا حقدار ہو گا جو اصل میں اس کے قبضے میں ہے۔

قوانین کی تشریح - ٹیکس کے قوانین - قانون کے سخت خط پر عمل کیا جائے۔

الفاظ اور جملے - "جو بھی تعمیر کر رہا ہے" - ویلتھ ٹیکس ایکٹ، 1957 کے تناظر میں - دفعہ 5(1)(iii)۔

اپیل گزار کی ملکیت والے خاص باغ محل کو مرکزی حکومت نے ضم شدہ ریاستوں (ٹیکس رعایت) آرڈر 1949 کے پیرا گراف 13 کے تحت اس کی سرکاری رہائش گاہ قرار دیا تھا۔ تخمینہ کاری کے سال 1961-62 کے دوران مشخص الیہ نے ویلتھ ٹیکس ایکٹ، 1957 کی دفعہ 5(1)(iii) کے تحت دولت کی گنتی میں مذکورہ محل کی چھوٹ کا دعویٰ کیا۔ ویلتھ ٹیکس آفیسر نے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ چونکہ محل بہت سی عمارتوں پر مشتمل ہے، اس لیے حکمران کے قبضے کے حصے کے حوالے سے چھوٹ دی جاسکتی ہے۔

مشخص الیہ نے اسسٹنٹ مشخص الیہ سے اپیل کی۔ کامیاب ہونے سے قاصر، اس نے ٹریبونل کے سامنے دوسری اپیل بھی کی۔ ٹریبونل نے حکم کی تصدیق کی۔ ایک درخواست پر ٹریبونل نے عدالت عالیہ کا حوالہ دیا، یہ سوال کہ کیا مقدمے کے حقائق اور حالات پر ٹریبونل کا یہ فیصلہ جائز تھا کہ خاص باغ محل کی عمارتیں، جو مشخص الیہ کے ذریعہ کرائے پر دی گئی تھیں، ویلتھ ٹیکس ایکٹ 1957 کی دفعہ 5(1)(iii) کے معنی میں اس کے قبضے میں نہیں تھیں۔

عدالت عالیہ اس نتیجے پر پہنچی کہ ایک پابند تشریح مشخص الیہ کو نااہل کر دے گی کیونکہ مذکورہ محل کی تمام عمارتیں حکمران کا قبضہ نہیں تھیں، اور ایک آزادانہ تشریح اسے صرف زیر قبضہ حصوں کی حد تک حقدار بنائے گی۔ لہذا، ایک آزادانہ تشریح کو ترجیح دی جانی چاہیے۔ عدالت عالیہ نے ریونیو کے حق میں سوال کا جواب دیا۔

اس عدالت میں اپیل میں، مشخص الیہ کی جانب سے یہ دلیل دی گئی کہ ایکٹ کے دفعہ 5 (1) (iii) میں "کوئی بھی عمارت" کے بیان محاورہ کی تشریح عمارت کے حصے یا پوری عمارت کو اس میں درآمد کرنے کے لیے مزید کٹوتی کر کے نہیں کی جانی چاہیے اور ٹیکس لگانے کے قانون کی تشریح کرتے وقت عدالت کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ قانون کے پیچھے کی حکمت عملی کو دیکھے، بلکہ اس کے بجائے الفاظ کو واضح معنی دے۔

اپیل مسترد کرتے ہوئے عدالت نے

قرار دیا گیا کہ 1.1. قانون سازی کا ارادہ بنیادی طور پر استعمال شدہ زبان سے جمع کرنا ہے، جس کا مطلب ہے کہ جو کہا گیا ہے اس پر بھی توجہ دی جانی چاہیے اور جو نہیں کہا گیا ہے اس پر بھی۔

1.2. یہ تعمیر کا ایک بنیادی اصول ہے کہ کسی قانون کے الفاظ کو پہلے ان کے فطری، عام یا مقبول معنوں میں سمجھا جاتا ہے اور فقروں اور جملوں کو ان کے گرائمر کے معنی کے مطابق سمجھا جاتا ہے جب تک کہ اس سے کوئی مضحکہ خیز بات نہ ہو یا جب تک کہ سیاق و سباق میں یا قانون کے مقصد میں اس کے برعکس تجویز کرنے کے لیے کچھ نہ ہو۔

1.3. ایک ایسی تعمیر جس میں اس کی حمایت کے اضافے یا الفاظ کے متبادل کی ضرورت ہوتی ہے یا جس کے نتیجے میں الفاظ کو بے معنی قرار دیتے ہوئے مسترد کیا جاتا ہے اس سے گریز کرنا

ہوگا۔ اسی طرح، یہ عالمگیر اطلاق کا ہے کہ قانون سازی کے ذریعے استعمال ہونے والے ہر لفظ کو معنی دینے کی کوشش کی جانی چاہیے۔

جے کے کاٹن ویونگ اینڈ اسپننگ کمپنی لمیٹڈ بنام دی اسٹیٹ آف یوپی، [1961] 3 ایس سی آر 185، پر انحصار کیا۔

2.1. ٹیکس لگانے والے قانون میں، قانون کے سخت خط کا خیال رکھا جانا چاہیے اور اگر ریونیو عدالت کو مطمئن کرتا ہے کہ معاملہ سختی سے قانون کی توضیحات میں آتا ہے، تو اس موضوع پر ٹیکس لگایا جاسکتا ہے۔

2.2. ویلتھ ٹیکس ایکٹ کے دفعہ 5(1)(iii) کو پڑھنے سے یہ ظاہر ہوگا کہ صرف حکمران کے قبضے میں موجود عمارت یا عمارت کا وہ حصہ، جسے مرکزی حکومت نے سرکاری رہائش گاہ قرار دیا ہے، مشخص الیہ کی کل اثاثے منہوا واجبات میں شامل نہیں ہوگا۔

2.3. "حکمران کے قبضے میں" کا بیان محاورہ بے کار ہو جائے گا اور اس شق کے ان الفاظ کا اس وقت کوئی فائدہ نہیں ہوگا جب سرکاری رہائش گاہ تو ضیع دی گئی عمارت کا کافی حصہ کرایہ پر دیا جائے، چاہے مذکورہ عمارت کا ایک حصہ مشخص الیہ کے قبضے میں ہی کیوں نہ ہو۔ مذکورہ عمارت ایکٹ کی دفعہ 5(1)(iii) کے دائرہ کار میں نہیں آسکتی۔

3. عدالت عالیہ نے ریونیو کے حق میں اور مشخص الیہ کے خلاف سوال کا صحیح جواب دیا اور اسے اس عدالت کی طرف سے کسی مداخلت کی ضرورت نہیں ہے۔

چیوڈی کیسواراؤ بنام پلورا تھی وینکٹا سبباراؤ ودیگران، [1971] 1 ایس سی سی 545 اور میسرز بیدیاناتھ آوریوید بھون (پرائیویٹ) لمیٹڈ بنام ایکسائز کمشنر، یوپی ودیگران، [1971] 1 ایس سی سی 4، پر انحصار کیا۔

ایسیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 5352 (این ٹی)، سال 1983۔

ڈبلیو ٹی آر نمبر 5، سال 1974 میں دہلی عدالت عالیہ کے مورخہ 16.11.82 کے فیصلے اور حکم سے۔

ایپل گزاروں کے لیے بی ڈی شرما اور رنبیر یادو۔

جواب دہندہ کے لیے ڈاکٹر بنام گوری شنکر، ایس راجپا اور سی رادھا کرشن۔

عدالت کا فیصلہ پٹنائک جسٹس نے سنایا۔

اس اپیل میں دہلی عدالت عالیہ کی طرف سے ویلتھ ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 5(1)(iii) کی تشریح کے ذریعے سرٹیفکیٹ کی منظوری۔ 1957 (جسے اس کے بعد 'ایکٹ' کہا جاتا ہے) شامل ہے۔ ایکٹ کی دفعہ 27(1) کے تحت دائر کی جانے والی درخواست پر ٹریبونل نے مندرجہ ذیل سوال کو جواب دینے کے لیے عدالت عالیہ کو بھیج دیا:

"کیا حقائق پر اور کیس کے حالات میں ٹریبونل کا یہ فیصلہ جائز تھا کہ خاص باغ محل کی وہ عمارتیں جو مختلف افراد کو کرائے پر دی گئی تھیں جن سے مشخص الیہ کو کرایے کی آمدنی حاصل ہوئی تھی، ویلتھ ٹیکس ایکٹ 1957 کی دفعہ 5(1)(iii) کے معنی میں مشخص الیہ کے قبضے میں نہیں تھیں اور لہذا اس کی قیمت مشخص الیہ کی کل اثاثے منہا واجبات میں شامل تھی؟"

مشخص الیہ مرحوم ایچ ایچ نواب سر سید رضا علی خان، رام پور کے نواب خان باغ محل کے مالک ہیں۔ مذکورہ محل کو مرکزی حکومت نے ضم شدہ ریاستوں (ٹیکس رعایت) آرڈر 1949 کے پیرا گراف 13 کے تحت اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے حکمران کی سرکاری رہائش گاہ قرار دیا تھا۔ تخمینہ کاری کے سال 1961-62 کے دوران مشخص الیہ نے ایکٹ کی دفعہ 5(1)(iii) کے تحت ویلتھ ٹیکس ایکٹ کے تحت دولت کی گنتی میں مذکورہ محل کی چھوٹ کا دعویٰ کیا۔ ویلتھ ٹیکس افسر اپنے سامنے موجود مواد پر غور کرتے ہوئے اس نتیجے پر پہنچا کہ محل عمارتوں کی تعداد پر مشتمل ہونے کی وجہ سے مشخص الیہ صرف اس عمارت یا عمارت کے ان حصوں کے سلسلے میں چھوٹ کا حقدار ہو گا جو حکمران کے قبضے میں ہیں اور مذکورہ نتیجے پر، اس نے پایا کہ کئی عمارتوں کی تخمینہ مارکیٹ قیمت جو روپے 3,55,000 تھی۔ یہ تشخیص ظاہر ہے کہ اس نے مشخص الیہ کی طرف سے حاصل کردہ کرایے کی آمدنی کی بنیاد پر معلوم کی۔ اس کے مطابق انہوں نے حساب کتاب اور اس پر ویلتھ ٹیکس عائد کرنے میں اس پر غور کیا۔ افسر کے حکم سے ناراض ہو کر مشخص الیہ نے اپیل دائر کی اور اپیل میں اسسٹنٹ کمشنر کے ساتھ دوسری اپیل میں ٹریبونل نے کی گئی تخمینہ کاری کی تصدیق کی۔ لیکن ایکٹ کے دفعہ 27 کے تحت دائر کی جانے والی درخواست پر ٹریبونل نے سوال پر حوالہ دیا، جیسا کہ پہلے ہی بیان کیا گیا ہے۔ متنازعہ فیصلے میں عدالت عالیہ اس نتیجے پر پہنچی کہ ایکٹ کی دفعہ 5(1) کی پابند تشریح مشخص الیہ کو کسی بھی استثنیٰ سے محروم کر دے گی کیونکہ زیر بحث عمارت مکمل طور پر

حکمران کے قبضے میں نہیں ہے۔ یہ اس نتیجے پر بھی پہنچا کہ مذکورہ توضیح آزادانہ تشریح مشخص الیہ کو اس حد تک چھوٹ کا حق دے گی جس حد تک مشخص الیہ عمارت یا عمارت کے حصے پر قابض ہے اور اس لیے آزادانہ تشریح کو ترجیح دی جانی چاہیے۔ اس نتیجے کے ساتھ عدالت عالیہ نے محصولات کے حق میں اور مشخص الیہ کے خلاف مذکور سوال کا جواب دیا۔

مسٹر شرما، اپیل کنندہ کی طرف سے پیش ہوئے فاضل وکیل نے دلیل دی کہ دفعہ 5(1) (iii) میں "کوئی بھی عمارت" کا بیان محاورہ اس میں عمارت کے حصے یا پوری عمارت کو درآمد کرنے کے لیے مزید ٹکڑے ٹکڑے کرنے سے تشریح کا شکار نہیں ہے کیونکہ یہ ایک نئی قانون سازی کے مترادف ہو گا جو عدالت کو کرنے کا اختیار نہیں ہے۔ فاضل وکیل کے مطابق مرکزی حکومت نے رام باغ محل کو ضم شدہ ریاستوں (ٹیکس رعایت) آرڈر 1949 کے پیرا گراف 13 کے تحت اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے مشخص الیہ کی سرکاری رہائش گاہ قرار دے دیا ہے، مذکورہ عمارت کو ایکٹ کے دفعہ 5(1)(iii) کی وجہ سے ایکٹ کے دائرہ کار سے خارج کر دیا جائے گا۔ یہ موقف ہونے کی وجہ سے، عدالت عالیہ نے ریونیو کے حق میں پوچھے گئے سوال کا جواب دینے میں غلطی کی۔ فاضل وکیل نے زور دے کر کہا کہ ٹیکس لگانے والے قانون کی تشریح میں عدالت کے لیے قانون کے پیچھے کی حکمت عملی کو دیکھنا جائز نہیں ہے اور عدالت کو قانون میں استعمال ہونے والے الفاظ کو واضح معنی دینے کا حق حاصل ہو گا۔ اس دلیل کی حمایت میں چوہدری کیسواراؤ بنام پلورا تھی وینکٹا سباراؤ و دیگران (1971) 1 عدالت عظمیٰ کے مقدمات 545 اور میسرز بیدیا ناتھ آوریوید بھون (پرائیویٹ) میں اس عدالت کے فیصلوں پر انحصار کیا گیا۔ لمیٹڈ بنام ایکسٹرنل کمشنر، یو۔ پی۔ و دیگران، [1971] 1 عدالت عظمیٰ کے مقدمات 4۔ لہذا، اس بات پر زور دیا جاتا ہے کہ توضیح 5(1)(iii) کے ہر حصے کو ایک سادہ لفظی معنی دیا گیا ہے، مذکورہ شق صرف ایک تعمیر کے لیے حساس ہے، یعنی وہ عمارت جسے مرکزی حکومت نے حکمران کی سرکاری رہائش گاہ قرار دیا ہے، اسے مشخص الیہ کے اثاثوں میں شامل نہیں کیا جاسکتا ہے تاکہ مشخص الیہ کے ذریعے قابل ادائیگی دولت ٹیکس کا تعین کیا جاسکے۔

دوسری طرف ریونیو کی طرف سے پیش ہوئے فاضل سینئر وکیل ڈاکٹر گوری شکر نے دلیل دی کہ ایکٹ کے دفعہ 5(1)(iii) کی تشریح میں "حکمران کے قبضے میں" کے بیان محاورہ کو ذہن میں رکھنا ہو گا اور اگر ایکٹ کے دفعہ 5(1)(iii) میں استعمال ہونے والے ہر لفظ کو اس کا لفظی گرامیکل معنی دیا جائے تو واحد نتیجہ ممکن ہے کہ عمارت یا عمارت کا وہ حصہ جس پر حکمران کا قبضہ ہے

اور جسے مرکزی حکومت نے حکمران کی سرکاری رہائش گاہ قرار دیا ہے، اسے مذکورہ بالا کے تحت مستثنیٰ قرار دیا جائے گا۔ توضیحی۔

حریف دلیل کو سمجھنے کے لیے، ایکٹ کے دفعہ 5(1)(iii) پر توجہ دینا مناسب ہوگا:

"5(1) درج ذیل اثاثوں کے سلسلے میں ویلتھ ٹیکس کسی مشخص الیہ کے ذریعے قابل ادائیگی نہیں ہوگا جسے مشخص الیہ کی کل اثاثے منہا واجبات میں شامل نہیں کیا جائے گا۔

.....(ii)

.....(ii)

(iii) مرکزی حکومت کی طرف سے پیراگراف کے تحت اس کی سرکاری رہائش گاہ کے طور پر اعلان کردہ حکمران کے قبضے میں کوئی بھی عمارت۔ 13 ضم شدہ ریاستوں (ٹیکس رعایت) آرڈر 1949، یا حصہ B ریاستوں (ٹیکس رعایت) آرڈر 1950 کا پیراگراف 15۔

یہ تعمیر کا ایک بنیادی اصول ہے کہ کسی قانون کے الفاظ کو پہلے ان کے فطری، عام یا مقبول معنوں میں سمجھا جاتا ہے اور فقروں اور جملوں کو ان کے گرائمر کے معنی کے مطابق سمجھا جاتا ہے جب تک کہ اس سے کوئی مضحکہ خیز بات نہ ہو یا جب تک کہ سیاق و سباق میں یا قانون کے مقصد میں اس کے برعکس تجویز کرنے کے لیے کچھ نہ ہو۔ اکثر یہ مانا جاتا رہا ہے کہ قانون سازی کا ارادہ بنیادی طور پر استعمال شدہ زبان سے حاصل کرنا ہے، جس کا مطلب ہے کہ جو کہا گیا ہے اس پر بھی توجہ دی جانی چاہیے اور جو نہیں کہا گیا ہے اس پر بھی۔ نتیجے کے طور پر، ایسی تعمیر سے گریز کرنا پڑتا ہے جس میں اس کی حمایت کے لیے الفاظ کے اضافے یا متبادل کی ضرورت ہوتی ہے یا جس کے نتیجے میں الفاظ کو بے معنی قرار دے کر مسترد کر دیا جاتا ہے۔ ظاہر ہے، تعمیر کے مذکورہ بالا اصول مستثنیات کے تابع ہیں۔ جس طرح الفاظ کا اضافہ کرنا یا خلا یا خامی کو پر کرنا جائز نہیں ہے، اسی طرح یہ عالمگیر اطلاق کا ہے کہ قانون سازی کے ذریعے ہر لفظ کو معنی دینے کی کوشش کی جانی چاہیے۔ جے کے کاٹن ویونگ اینڈ اسپننگ کمپنی لمیٹڈ بنام اسٹیٹ آف یوپی، [1961] 3 ایس سی آر 185 میں اس عدالت نے مشاہدہ کیا:

"عدالتیں ہمیشہ یہ فرض کرتی ہیں کہ قانون سازی اپنے ہر حصے کو کسی مقصد کے لیے داخل کرتا ہے اور قانون سازی کا ارادہ یہ ہے کہ قانون کے ہر حصے کا اثر ہونا چاہیے۔"

ٹیکس لگانے کے قانون کی صورت میں، اس عدالت نے کئی معاملات میں یہ فیصلہ دیا ہے کہ کسی کو قانون کے سخت خط کا خیال رکھنا چاہیے اور اگر محصول عدالت کو مطمئن کرتا ہے کہ معاملہ سختی سے قانون کی توضیحات میں آتا ہے، تو اس موضوع پر ٹیکس لگایا جاسکتا ہے۔ اس پوزیشن کے ہونے کی وجہ سے، ایکٹ کے دفعہ 5(1)(iii) کو منصفانہ طور پر پڑھنے سے یہ ظاہر ہو گا کہ صرف وہ عمارت یا حکمران کے قبضے میں موجود عمارت کا وہ حصہ جسے مرکزی حکومت نے ضم شدہ ریاستوں (ٹیکس رعایت) آرڈر 1949 کے تحت سرکاری رہائش گاہ قرار دیا ہے، 'مشخص الیہ کی کل اثاثے منہا واجبات میں شامل نہیں ہو گا۔ اپیل کنندہ کے فاضل وکیل کی طرف سے پیش کردہ دلیل کہ ایک بار جب کسی عمارت کو سرکاری رہائش گاہ قرار دے دیا گیا ہے اور مذکورہ عمارت کا ایک حصہ 'مشخص الیہ کے قبضے میں ہے تو مذکورہ عمارت کو ایکٹ کی توضیح 5(1)(iii) کے دائرہ کار میں آنا چاہیے چاہے اس کا کافی حصہ 'مشخص الیہ کرایہ دار کو کرایہ پر دے چکا ہو یا کسی اور مقصد کے لیے 'حکمران کے قبضے میں' کے بیان محاورہ کو بے کار بنادے اور توضیح میں ان الفاظ کا کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔

ہم نے اپیل کنندہ کے فاضل وکیل کے ذریعے دیے گئے فیصلوں میں اس عدالت کے ذریعے بیان کردہ قانون کی تعمیر کے اصولوں پر غور سے غور کیا ہے اور ہمیں اس میں کوئی ایسا اصول نظر نہیں آتا جو اس معاملے میں ایکٹ کے دفعہ 5(1)(iii) کی تشریح میں اپنائے گئے اصول کے منافی ہو۔ مذکورہ بالا احاطے میں۔ ہماری رائے ہے کہ عدالت عالیہ نے ریونیو کے حق میں اور 'مشخص الیہ کے خلاف پوچھے گئے سوال کا صحیح جواب دیا اور عدالت عالیہ کے مذکورہ فیصلے میں اس عدالت کی طرف سے کسی مداخلت کی ضرورت نہیں ہے۔

اس کے مطابق یہ اپیل مسترد کر دی جاتی ہے۔ لیکن ان حالات میں اخراجات کے حوالے سے کوئی حکم نہیں ہو گا۔

اپیل مسترد کر دی گئی۔